REGD No P.67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۵ — شمارہ ۴۶

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۷/ روپے
ششماہی ۴/ روپے
ممالک غیر ۸/ روپے
فی پرچہ: ۱۵ نئے پیسے

۱۷ نبوت ۱۳۴۵ ھش | شعبان ۱۳۸۶ ھ | ۱۷ نومبر ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان دار الامان ۱۶ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ۹ نومبر کو ربوہ سے محمد آباد سٹیٹ (سندھ) تشریف لے گئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس ربوہ لائے۔ آمین۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تا حال ربوہ سے واپس تشریف نہیں لائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے رکھے اور بخیریت واپس دار الامان لائے۔

آمین

جناب چیف منسٹر صاحب

گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر کی احمدیہ محلہ قادیان میں تشریف آوری

مرتبہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی انچارج دفتر امور عامہ قادیان

گذشتہ دنوں جب مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر کو بعض مضمون کے سلسلہ میں چنڈی گڑھ جانے کا موقعہ ملا۔ تو جناب گیانی گورمکھ سنگھ مسافر کی خدمت میں چیف منسٹر پنجاب بننے پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے یہ بھی عرض کیا گیا۔ کہ جب کبھی ضلع گورداسپور کی طرف دورہ کا پروگرام رکھیں تو احمدیہ محلہ میں بھی تشریف لائیں۔ چنانچہ قادیان کے سکھ نیشنل کالج نے پنڈت نہرو مرحوم کے موقعہ پر پنڈت جی کی تصویر سے نقاب کشائی کی تقریب مورخہ ۱۳ نومبر کی شب کو منانے کا پروگرام مرتب کیا۔ اور نقاب کشائی کی رسم ادا کرنے کے لئے جناب گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر چیف منسٹر پنجاب کی خدمت میں درخواست کی جسے انہوں نے قبول فرمایا مورخہ ۱۳ نومبر کو ایک بجے کے قریب جناب چیف منسٹر صاحب قادیان تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق دوپہر کے کھانے کا انتظام جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے کی فرودگاہ پر تھا۔ جناب چیف منسٹر صاحب کے استقبال کے لئے قادیان کے معززین باجوہ صاحب کی کوٹھی واقع ریلوے روڈ پر منتظر تھے۔ آپ کی تشریف آوری پر جیو لوٹ کے نعرے لگائے گئے۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے جماعت احمدیہ کے بھی معززین مدعو تھے۔

دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر کچھ استراحت فرمانے اور قادیان محلہ واران کو آ ... ہو ایک اور تقریب میں شمولیت کے بعد ساڑھے چار بجے احمدیہ محلہ میں جناب چیف منسٹر صاحب تشریف لائے۔ اس موقعہ پر نصرت جہاں پارک باغ حضرت مسیح موعودؑ (بہشتی مقبرہ) میں جلسے اور عصرانہ کا شاندار انتظام کیا گیا تھا جلسہ میں شمولیت کے لئے علاقہ کے معزز و سرکردہ اصحاب اور قادیان کے کثیر اصحاب ہندو سکھ مسلمان عیسائی غرض ہر مذہب و ملت کے لوگ تشریف لائے اس موقعہ پر باغ میں رنگا رنگ پھولوں کے ساتھ مختلف مذاہب کے لوگوں کی جلسہ میں حاضری بھی خوشکن منظر پیش کر رہی تھی جناب چیف منسٹر صاحب کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے پر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے سواگتی جلسہ کی کارروائی کا آغاز فرماتے ہوئے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ کو حاضرین مجلس سے خطاب کرنے کے لئے مائیک پر بلایا۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک وہ وقت تھا۔ کہ جب انگریزوں کا راج تھا۔ ان کا کوئی افسر، وزیر یا کوئی نمائندہ آتا تھا۔ تو عوام میں ایک دہشت پیدا ہو جاتی تھی۔ صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی بیگانہ آیا ہے۔ لوگ بے شک ان کا احترام کرتے تھے۔ مگر دل ان کو قبول نہ کرتے تھے۔ مگر جب اپنا ملک آزاد

(باقی صفحہ ۷ پر)

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک کے دفتر اول کے تینتیسویں، دفتر دوم کے تیئیسویں۔ دفتر سوم کے دوسرے سال کا اعلان فرمایا ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ اور جماعت کو اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے کا سنہری موقعہ عطا فرمایا۔ خطبہ جمعہ آئندہ اشاعت میں شائع کرایا جائے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا گذشتنی گذاشتنی ہے۔ اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام بجا لانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔ ...... جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا ...... اور اگر تم میں سے کوئی محبت کر کے اس راہ میں خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے ...... یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تم کو اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا۔ اور اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔" (البدر ۱۸ ستمبر ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشادات کے پیش نظر بندہ تمام جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس طرف پوری پوری توجہ فرماتے ہوئے تمام احمدی احباب وعدے لے لیں۔ کوئی فرد ایسا نہ ہو جو اس عظیم الشان مالی جہاد میں شمولیت نہ کرے۔ تمام احباب بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کریں اور زیادہ سے زیادہ ثواب کے مستحق بنیں۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک ادائیگی کرنے والوں کی فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے نیز بدر میں شائع کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے قبول فرمائے اور آپ کے نفوس و اموال اور ایمان میں برکت ڈالے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ودیا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند میں مرکزی وفد کا مالی و تربیتی دورہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

از مکرم جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔ ناظر بیت المال قادیان

اخبار بدر مورخہ ۳ نومبر میں مرکزی مالی وفد کے دورہ جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کی مختصر رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ جس میں بنگلور سے ہماری روانگی برائے جماعت مرکرہ تک کا ذکر تھا۔

جماعت مرکرہ مورخہ ۱۵/۱۰/۶۶ کو صبح کو خاکسار اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال بنگلور سے بذریعہ بس روانہ ہو کر اسی روز شام کو مرکرہ پہنچے۔ یہ جگہ وادی کرگ میں ایک پہاڑی مقام پر واقع ہے۔ جہاں جماعت احمدیہ کی ایک خوبصورت مسجد ہے۔ اس جماعت میں آجکل مکرم مولوی عبد السلام صاحب مبلغ مقیم ہیں اور بیس پچیس افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت ہے جماعت مرکرہ کی طرف سے اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء مسجد میں اجلاس کا پروگرام تھا۔ جس میں مکرم مولوی سراج الحق صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور جماعت کے احباب کو وفد کے دورہ کی غرض اور مالی تحریکات سے آگاہ کیا۔ مکرم مولوی عبد السلام صاحب نے ہماری تقاریر کا ترجمہ ملیالم زبان میں کیا۔ اس اجلاس کے اختتام پر جماعت ہذا کے افراد سے فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ، اور درویش فنڈ کی تحریکات میں وعدے حاصل کئے گئے۔ اور نئے سال کا بجٹ لازمی چندہ جات تیار کیا گیا۔ اور بقایا دار دوستوں کو ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔

ہمارے اس اجلاس میں بعض زیر تبلیغ غیر احمدی تعلیم یافتہ نوجوانوں نے بھی شرکت کی۔ اگلے روز مورخہ ۱۶/۱۰/۶۶ کو احباب جماعت کی خواہش پر زیر تبلیغ غیر احمدی دوستوں کی معلومات میں اضافہ کے مدنظر ایک تربیتی اور تبلیغی جلسہ مسجد احمدیہ مرکرہ میں کیا گیا جس میں خاکسار اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں جہاں اختلافی مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ وہاں جماعتی ترقیات، تنظیم اور تربیت کے متعلق بھی دلچسپ اور مفید باتیں بیان کی گئیں۔ جن کا غیر احمدی دوستوں پر بفضل تعالیٰ اچھا اثر ہوا۔

چونکہ پروگرام کے مطابق کیرالہ اسٹیٹ کی جملہ جماعتوں میں ہمارے ہمراہ محترم صدیق امیر علی صاحب و صدر آل کیرالہ احمدیہ کمیٹی نے شمولیت اختیار کرنی تھی۔ اس لئے ہماری رہنمائی کے لئے انہوں نے مورخہ ۱۶/۱۰/۶۶ کی شام کو اپنے بیٹے عزیز اشرف علی صاحب فاضل کو مرکرہ بھجوا دیا جو اگلے روز ہمارے ہمراہ منگلور کے لئے روانہ ہوئے۔

جماعت احمدیہ مرکرہ میں فضل عمر فنڈ کے وعدوں میں اضافہ -/۱۸۵ روپے، درویش فنڈ کے وعدے -/۱۷۷ روپے اور مبلغ -/۵۰۰ روپے کے اضافہ کے ساتھ آئندہ مالی سال کا بجٹ لازمی چندہ تیار کیا۔ اور مبلغ -/۲۰۸ روپے کی نقد وصولی ہوئی۔

روانگی برائے جماعت منگلور۔ منجیشور و موگرال مورخہ ۱۷/۱۰ کو ہم صبح بذریعہ بس روانہ ہو کر ایک بجے دوپہر کو منگلور پہنچے جہاں مکرم صدیق امیر علی صاحب۔ مکرم ایم کے یوسف حسن صاحب صدر جماعت احمدیہ منگلور اور بعض دیگر احباب اڈہ بس پر ہمارے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔

جماعت منگلور سے قریب بیس میل کے ایریا میں منجیشور، کمبلا اور موگرال کے احمدی احباب آباد ہیں۔ چنانچہ اسی روز محترم صدیق امیر علی صاحب کے ہمراہ ہم پہلے منجیشور پہنچے۔ جہاں مکرم عبد الرشید صاحب پاسٹ ماسٹر اور دو تین اور احمدی خاندان رہتے ہیں۔ شام کے کھانے کا انتظام مکرم عبد الرشید صاحب پاسٹ ماسٹر کے گھر تھا۔ جس سے فارغ ہو کر ہم رات کی گاڑی کمبلا پہنچے۔ جہاں ماسٹر ڈی موسیٰ صاحب اور اُن کے بھائی ماسٹر مامون صاحب نے ہمارا استقبال کیا۔ جماعت نے سرکاری ریسٹ ہاؤس میں ہماری رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا۔

اگلے روز صبح منگلور۔ منجیشور اور موگرال سے متعدد احمدی احباب ہماری ملاقات کے لئے یہاں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب کے ہاں موگرال میں دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا جس میں جماعت کے تمام دوستوں نے شرکت کی۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جماعتی اجلاس ہوا جس میں خاکسار اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے وفد کی آمد کی غرض بیان کی اور احباب جماعت کو حضرت ناظر خدمت درویشان کے اعلان و ارشاد کے مطابق اصل آمد کے مطابق لازمی چندوں کا بجٹ لکھوانے کے لئے کہا۔ اور فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی تحریکات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ان میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تاکید کی۔ ہمارا یہ اجلاس نماز مغرب تک جاری رہا۔ رات کو ہم واپس کمبلا ریسٹ ہاؤس میں پہنچے۔

محترم صدیق امیر علی صاحب نے ملیالم زبان میں ہماری باتوں کی ترجمانی کی۔ فجزاہم اللہ۔ ان جماعتوں کے احباب کے متفقہ مشورہ کے مطابق جماعتی تنظیم کو بہتر بنانے کے لئے آئندہ کے لئے مکرم عبد الرشید صاحب پاسٹ ماسٹر آف منجیشور کو نائب صدر منتخب کیا گیا اور ان ہر سہ مقامات کو ایک جماعت کی تنظیم میں شامل کرتے ہوئے موگرال اور منجیشور میں باری باری نماز جمعہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس جماعت کا نئے مالی سال کا بجٹ مبلغ -/۱۳۵۰ روپے کے اضافہ کے ساتھ تیار کیا گیا۔ نیز فضل عمر فنڈ میں -/۸۰۴ روپے اور درویش فنڈ میں مبلغ -/۳۲۰ روپے کے نئے وعدے حاصل کئے گئے۔ اور اس جماعت کے افراد کی طرف سے نقد وصولی قریباً ڈھائی صد روپے کی ہوئی۔

جماعت پینگاڈی مورخہ ۱۹/۱۰/۶۶ کی صبح ہم کمبلا اسٹیشن سے پینگاڈی کے لئے روانہ ہوئے جہاں ہم قبل دوپہر پہنچ گئے۔ ریلوے اسٹیشن پر صدر جماعت مکرم ایم ابراہیم صاحب کثیر احباب جماعت کے ساتھ ہمارے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ چنانچہ ریلوے اسٹیشن سے ہم احباب جماعت کے ساتھ بصورت قافلہ احمدیہ مسجد پہنچے۔

اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء جماعت کا اجلاس تھا۔ محترمی مولوی بی عبد اللہ صاحب فاضل مبلغ انچارج نے باوجود اپنی طبیعت کی خرابی کے اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ خاکسار اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے مرکز سلسلہ کی ضروریات اور وفد کے دورہ کی اغراض بتاتے ہوئے دوستوں کو فضل عمر فنڈ اور درویش فنڈ کی تحریکات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے اور آئندہ لازمی چندہ جات کا بجٹ اصل آمد کے مطابق باشرح لکھوانے کی تلقین کی۔ خاکسار کی تقریر کا ترجمہ ملیالم زبان میں مکرم مولوی بی عبد اللہ صاحب فاضل نے فرمایا۔ اجلاس کے ختم ہونے کے بعد احباب جماعت نے اپنا وعدہ اور بجٹ لکھوایا۔ اور یہ کارروائی ساڑھے دس بجے رات تک ہوتی رہی۔

اگلے روز دوستوں سے انفرادی ملاقاتیں کی گئیں۔ اور احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ نقد رقوم کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ آئندہ سال کے مشخصہ بجٹ میں بفضلہ تعالیٰ -/۱۵۰۰ روپے کا اضافہ ہوا۔ فضل عمر فنڈ کے وعدوں میں -/۱۶۱۵ روپے کا اضافہ ہوا۔ اور درویش فنڈ میں -/۱۷۰ روپے کے وعدے حاصل کئے گئے۔ اس جماعت کے احباب کی طرف سے مختلف مدات میں نقد وصولی قریباً ڈیڑھ ہزار روپے ہوئی۔

پینگاڈی میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ایک منظور شدہ مڈل اسکول جاری ہے۔ جہاں اسکول کے سرکاری اوقات سے ڈیڑھ

باقی صفحہ ۸ پر

جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنیوالے جنوبی ہند کے احباب کے لئے

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر منعقد ہو رہا ہے جلسہ سے فراغت کے بعد جن احباب نے براستہ دہلی قادیان سے واپس جانے کے لئے دہلی سے اپنی ٹکٹ کی ریزرویشن وغیرہ کرانی ہو مناسب ہے کہ ایسے دوست مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مکان نمبر ۲۷۰۵ تی ماران سٹریٹ دہلی نمبر ۶ کے پتہ پر اطلاع دیں۔ واپسی کے لئے ریزرویشن دہلی سے کرانے والے دوست انہیں سٹیشن کی تفصیل لکھ دیں۔ جن میں مردوں، عورتوں اور بچوں کے نام درج ہوں اور کہ وہ ریزرویشن کس تاریخ کی اور کہاں کی چاہتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کو یہ تفصیل ۳۰ نومبر تک مل جانی چاہیئے۔ تاکہ وہ ان کے لئے دہلی سے جس مقام تک کی ریزرویشن مطلوب ہے کرانے کی کوشش کریں۔

ریزرویشن کے سلسلہ میں مولوی صاحب کو صرف اطلاع بھجوائی جائے رقوم نہ بھجوائی جائیں وہ بعد میں ان سے حساب کر لیں گے۔

اسی طرح اگر کوئی دوست رات دہلی میں ٹھہرنا چاہیں اور اُن کا ٹکٹ آگے کا ہو تو وہ بھی مکرم مولوی صاحب کو اطلاع دیں تاکہ ان کے لئے ویٹنگ روم میں جگہ لی جا سکے۔

امید ہے کہ احباب بروقت اطلاع دے کر سہولت سے فائدہ اٹھائیں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

غلبۂ اسلام اور اشاعتِ قرآن کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم سیکھیں اور اس کا عرفان حاصل کریں

اسی غرض سے تحریک وقف عارضی جاری کی گئی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بڑی کامیاب ثابت ہو رہی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے اپنے متعدد خطبات میں قرآن کریم کی بعض ان صفات اور فضائل کے متعلق جماعت کے دوستوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا جو خود قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں اور اس طرف توجہ دلائی تھی کہ

قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے

جو اس لئے نازل کی گئی ہے کہ ہم جو اس کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اسے پڑھیں سیکھیں اور اس پر غور کریں۔ اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق بنائیں اور اس کے کہنے کے مطابق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی کوشش کریں۔

میرے یہ خطبات ایک جہت سے بڑے ہی مختصر تھے لیکن قرآن کریم کی جن صفات کے متعلق میں نے کچھ بیان کیا تھا ان میں سے ہر صفت کے متعلق خود قرآن کریم کی بیان کردہ تفسیر کی روشنی میں ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے حقیقت یہی ہے کہ قرآن کریم

بے مثل اور بے بہا جواہرات

کا ایک ایسا خزانہ ہے کہ جب وہ کسی انسان کو مل جاتے تو دین اور دنیا کے تمام خزانوں کی چابیاں اس کے ہاتھ میں آجاتی ہیں۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اس حقیقت کو سمجھا تھا اور انہیں ہم نے دینی لحاظ سے بھی اُخروی لحاظ سے بھی مالا مال پایا۔ انہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں جس فراخی، جس وسعت اور جس رفعت کو پایا اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی اور قوم نہیں کر سکتی۔ یہاں بھی گئے وہ کامیاب ہوئے۔ مٹی کو بھی اگر انہوں نے ہاتھ لگایا تو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی برکت سے اس مٹی کو بھی سونا بنا دیا۔ انوارِ قرآنیہ سے انہوں نے تمام دنیا کو منور کیا۔ اور قیامت تک کے آنے والوں کی دعاؤں کے وارث ہوئے۔ لیکن پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا تین صدیاں گزر جانے کے بعد

مسلمان اس خزانہ سے غافل ہو گئے

اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ ہم اپنی عقل کے زور سے۔ اپنی وجاہت اور اپنے مال سے وہ کچھ حاصل کر سکتے ہیں جو قرآن کریم ہمیں عطا نہیں کر سکتا تب زوال کی وہ کونسی راہ تھی جس پر وہ گامزن نہ ہوئے اور تنزل اور تنگ دستی کا وہ کونسا گوشہ تاریک تھا جو ان کے حصہ اور نصیب میں نہیں آیا۔ غرض اسی طرح اللہ تعالیٰ کی منشاء پوری ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ آگیا اور

ثریا سے انوارِ قرآنیہ کا نزول

شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ درسِ قرآنی کے سامان پیدا کر دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی ایسی لاجواب تفسیر دنیا کے سامنے رکھی اور آج کی دنیا کے مسائل اور اس کی الجھنوں کو اس حسن اور خوبی سے حل فرمایا کہ ایک عقلمند انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے غور کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہو۔ اس احسانِ عظیم سے انکار نہیں کر سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کرنے کے لئے اشاعتِ علومِ قرآنی کو سہل کر دیا اور ہر قسم کی سہولتیں ہمارے لئے مہیا کر دیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے پھر قرآن کریم کا عرفان حاصل کیا۔ اور اس کی قدر ان کے دلوں میں پیدا ہوئی۔ اور احمدیت کی طرف منسوب ہونے والوں نے یہ عہد کیا کہ ہم اپنے رب کے لئے اپنی ساری زندگیوں کو اپنے سارے اموال کو بلکہ حقیقتاً جو کچھ بھی ہے اسے قربان کر دیں گے اور غلبۂ اسلام کے لئے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جو کچھ بھی ہم سے مانگا جائے گا۔ ہم دیتے چلے جائیں گے۔

اشاعتِ قرآن کی راہ میں اس ایثار اور قربانی سے پہلے کہ جس کا ہر احمدی نے عہد کیا ہے۔

ضروری ہے کہ وہ خود قرآن کریم پڑھ سکتا ہو

قرآن کریم کے معانی جانتا ہو اور پھر ان معانی پر غور کرنے کی اسے عادت ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے والا ہو کہ برکت کے جو چشمے تیری اس پاک اور مطہر کتاب سے پھوٹ رہے ہیں۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم ان چشموں کے پانی سے اپنے جسموں اور اپنی روحوں کو اس طرح دھو ڈالیں کہ وہ تیری نگاہ میں اس برف کی طرح صاف اور پاک ہو جائیں جو تازہ تازہ آسمان سے گرتی ہے اور سفید، صاف اور ہر قسم کی آلائشوں سے منزہ ہوتی ہے۔

میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ احساس بھی پیدا ہو رہا تھا کہ جماعت کا ایک حصہ اس کام کی طرف کما حقہٗ متوجہ نہیں ہو رہا اس لئے ضرورت ہے کہ

ہر فرد بشر کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے اس طرف متوجہ کیا جائے اُسے قرآن کریم پڑھایا جائے۔ اُسے قرآن کریم کے معانی بتائے جائیں۔ قرآن کریم کی تعلیم سے متعارف کرایا جائے۔ اُسے ایسا بنا دیا جائے کہ قرآن کریم کا عرفان اُسے حاصل ہو اور اس کام کے لئے اپنے رب سے دُعائیں کی جائیں چنانچہ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے اور اس کے الفاظ کے ماتحت میں نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت کی تربیت کی غرض سے جماعت میں

وقفِ عارضی کی تحریک کی

اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے بشارت دی تھی۔ یہ تحریک محض اس کے فضل سے ہر لحاظ سے بڑی کامیاب ثابت ہوئی اور کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔

اس وقفِ عارضی کی تحریک میں حصہ لینے والے نوجوان بھی تھے۔ بوڑھے بھی تھے کم علم طالب علم بھی تھے۔ اور بڑے تجربہ کار ایم۔ اے جنہوں نے اپنی ساری عمر علم کے میدان میں گذاری تھی۔ وہ بھی تھے۔ پھر اس تحریک میں حصہ لینے والے زیادہ تر مرد تھے لیکن کچھ عورتیں بھی تھیں جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔ کیونکہ میں نے اپنے لئے یہ طریق وضع کیا تھا کہ میں وقفِ عارضی کی تحریک میں بیوی کو بھی خاوند کے ساتھ جانے کی اجازت دے دوں گا بشرطیکہ اس نے بھی وقفِ عارضی میں نام دیا ہوا ہو۔ اسی طرح باپ کے ساتھ بیٹی کو بھی جانے کی اجازت دے دوں گا۔ اگر اس نے وقفِ عارضی میں اپنا نام دیا ہوا ہو۔ اس کے علاوہ میں اور کسی احمدی بہن کو اس میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دوں گا

مجھے یاد ہے

کہ ایک بہن نے لکھا تھا کہ میرا بھی تحریک کے نتیجہ میں میرے بھائی نے وقفِ عارضی کے سلسلہ میں اپنا نام پیش کیا ہے آپ اجازت دیں کہ میں بھی وقف کے کام کے لئے اس جگہ چلی جاؤں جہاں میرے بھائی کو مقرر کیا جائے۔ میں نے اپنی اس عزیزہ بچی کو اجازت نہیں دی تھی۔ بہرحال کچھ احمدی بہنیں بھی اپنے خاوندوں کے ساتھ جا کر بطور واقفہ کے اس تحریک میں حصہ لے چکی ہیں۔

اس تحریک میں حصہ لینے والے

اَن پڑھ تھے یا کم پڑھے ہوئے۔ یا بڑے عالم تھے۔ چھوٹی عمر کے تھے یا بڑی عمر کے اللہ تعالےٰ نے ان پر قطع نظر ان کی عمر، علم اور تجربہ کے (کہ اس لحاظ سے ان میں بڑا ہی تفاوت تھا) اپنے فضل کے نزول میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اس عرصہ میں ان سب پر اللہ تعالےٰ کا ایک جیسا فضل ہوتا رہا۔ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس کے فضل سے ۹۹ فیصدی واقفین عارضی نے بہت ہی اچھا کام کیا۔ ان میں سے ہر ایک کا دل اس احساس سے لبریز تھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس عرصہ میں مجھ پر اتنے فضل نازل کئے ہیں کہ وہ اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اور اس کے

دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی

کہ خدا کرے کہ اُسے آئندہ بھی اس وقفِ عارضی کی تحریک میں حصہ لینے کی توفیق ملتی رہے۔ اور بعض جماعتوں نے تو یہ محسوس کیا کہ گویا اُنہوں نے نئے سرے سے ایک احمدی کی زندگی اور اس کی برکات حاصل کی ہیں۔ ان کی غفلتیں ان سے دور ہو گئیں اور ان میں ایک نئی رُوح پیدا ہو گئی۔ ان میں سے بہتوں نے [illegible] شروع کر دی۔ اور جو بچے تھے اُنہوں نے اپنی عمر کے مطابق بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ قرآن کریم، نماز یا نماز کا ترجمہ اور دوسرے مسائل سیکھنے شروع کئے۔ غرض واقفین عارضی کے جانے کی وجہ سے ساری جماعت میں ایک نئی زندگی ایک نئی روح پیدا ہو گئی۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ خود واقفین عارضی نے یہ محسوس کیا کہ اس عرصہ میں

اللہ تعالےٰ نے ان پر بڑے فضل نازل کئے

بڑی برکتیں نازل کیں۔ ان میں سے بعض اپنا عرصہ پورا کرنے کے بعد واپس آکر مجھے ملے تو ہر فقرہ کے بعد ان کی زبان سے یہ نکلتا تھا کہ اُنہوں نے اللہ تعالےٰ کے فضل کے بڑے نمونے دیکھے ہیں۔ ان کے مُنہ سے اور اُن کی زبان سے خود بخود اس قسم کے فقرے نکل رہے تھے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور برکت سے کیا ہے نہ کہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں۔

کل رات میں سوچ رہا تھا کہ مجھے جتنے واقفین چاہئیں اس تعداد میں واقفین مجھے نہیں ملے۔ مثلاً ربوہ کی ہی جماعت ہے۔ آج جو دوست میرے سامنے بیٹھے ہیں ان میں کثرت ربوہ والوں کی ہے لیکن ان میں سے بہت کم ہیں جنہوں نے وقفِ عارضی میں حصہ لیا ہے۔ اور یہ بات قابلِ فکر ہے کہ کیوں آپ کی توجہ ان فضلوں کے جذب کرنے کی طرف نہیں ہے جو اس وقت اللہ تعالےٰ واقفین عارضی پر کر رہا ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے .... میں رات سوچ رہا تھا کہ مجھے جتنے واقفین عارضی چاہئیں اتنے نہیں ملے حالانکہ اس کی بہت ضرورت ہے۔ تو جب میں سویا

مَیں نے خواب میں دیکھا

کہ میرے سامنے ایک کاغذ آیا ہے اور اس کاغذ پر دو فقرے خاص طور پر لکھے تھے کہ خواب میں میری توجہ ان کی طرف منجذب ہوئی۔ ان میں سے پہلا فقرہ تو میں بھول گیا لیکن اس میں "ضعفاء" کا لفظ آیا تھا۔ دوسرا فقرہ صبح تک مجھے یاد تھا (میں نے غلطی کی کہ اُسے لکھا نہیں) گو اب مجھے پوری طرح یاد نہیں لیکن اس کے بعض الفاظ مجھے یاد ہیں۔ مثلاً اس میں ضعفاء کے تھا یا ضعفاء ھم (اب مجھے پوری طرح یاد نہیں) اور اس کے آگے آسمین تھا۔ اور مجھے خواب ہی میں خیال آیا کہ یہ لفظ غریب الالفاظ میں سے ہے یعنی یہ لفظ روزمرّہ کی عربی زبان میں استعمال میں نہیں۔ وہ ان معنوں میں کم ہی استعمال ہوتا ہے جن معنوں میں وہ اس فقرہ میں استعمال ہوا ہے اس کے ایک معنے رفعت اور علو حاصل کرنے والے کے ہیں۔ اور ان معنوں کے لحاظ سے

اس میں یہ بشارت ہے

کہ جماعت میں سے جو لوگ قرآنی علوم سیکھنے کے لحاظ سے ضعیف کہلانے والے ہیں اب اللہ تعالےٰ ان کے لئے ایسے سامان پیدا کرے گا کہ وہ بھی علوِ مرتبت اور قرآن کریم کی ان رفعتوں تک پہنچنے والے ہوں گے۔ جن رفعتوں تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ بشارت دے رہا ہے لیکن ہر وہ بشارت جو آسمان سے نازل ہوتی ہے زمین والوں پر ایک ذمہ داری عائد کرتی ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنا اُن کا فرض ہوتا ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے

ہمیں بہت زیادہ واقفین کی ضرورت ہے

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے احساس ہے کہ تربیت، قرآن کریم سیکھنے اور [illegible] اس کے جاننے اور اس کا عرفان حاصل کرنے کے لحاظ سے جماعت میں ضعف اور

کمزوری پیدا ہو رہی ہے اور اب جو واقفین عارضی جماعتوں میں گئے جن کا پہلا اور ضروری کام تو قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے اور تربیت کے دوسرے امور کی طرف متوجہ کرنا تھا اور یہی کام ان کا آئندہ بھی رہے گا تو ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ بہت سی جماعتوں میں تربیتی نقطۂ نگاہ سے کافی کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ گو ان کے دلوں میں ایمان کی چنگاری موجود ہے لیکن وہ شیطانی راکھ کے اندر دبی ہوئی ہے اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ ان میں سے

ایک مثال میں بیان کرتا ہوں

میں نے ایک بزرگ کو ایک ایسی جماعت میں بھیجا جو تعداد میں بہت بڑی ہے انہوں نے وہاں جا کے مسجد میں ڈیرہ لگا لیا اور دعائیں کرنے لگ گئے۔ انہوں نے جماعت کو قرآن کریم پڑھنے کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے دیکھا کہ شروع میں جماعت پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ پہلے ہفتہ انہوں نے یہ رپورٹ بھیجی کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جماعت مر چکی ہے اور اس کے زندہ ہونے کی اب کوئی امید نہیں۔ دوسرے ہفتہ کی رپورٹ بھی اسی قسم کی تھی تیسرے ہفتہ کی رپورٹ میں انہوں نے لکھا کہ میں نے پہلے جو رپورٹیں بھجوائی ہیں وہ سب غلط تھیں۔ جماعت مری نہیں بلکہ زندہ ہے لیکن خوابِ غفلت میں پڑی ہوئی ہے اگر اس کی تربیت کی جائے اور اسے جھنجھوڑا جائے تو اس کی زندگی کے آثار زیادہ نمایاں ہو جائیں گے۔ وہ زندگی جو جماعت ہائے احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرآن کریم کے ذریعہ اپنے رب سے حاصل کی ہے۔

غرض بہت سی جماعتوں میں بڑی سستی پائی جاتی ہے لیکن یہ کسر نجتنا لکہ عزما والی بات ہے۔ وہ مردہ نہیں لیکن حالات ہی لوگوں کے کچھ ایسے ہیں کہ

ان کے اندر غفلت پیدا ہو گئی ہے

اس کی بڑی ذمہ داری تو مرکز پر ہے۔ یا جماعت بحیثیت مجموعی اس کی ذمہ دار ہے مثلاً آپ یہ دیکھیں کہ مغربی پاکستان میں ایک ہزار کے قریب ہماری جماعتیں ہیں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سی جگہوں پر احمدی موجود ہیں لیکن وہ اتنی تھوڑی تعداد میں ہیں کہ وہاں کوئی جماعت قائم نہیں، گو وہاں ایک طرح سے جماعت موجود ہے لیکن تنظیم قائم نہیں ہوئی۔ صرف ضلع منٹگمری کے متعلق ایک دوست نے مجھے لکھا ہے کہ چالیس ایسے چک ہیں جہاں احمدی افراد موجود ہیں لیکن وہاں تنظیم قائم نہیں ہوئی۔ منظم جماعتیں ان کے علاوہ ہیں۔ غرض اگر ڈیڑھ ہزار جماعتیں بھی فرض کر لی جائیں یعنی منظم جماعتوں کے علاوہ ان جگہوں۔ مقامات، دیہات، قصبات اور شہروں کو بھی شمار کر لیا جائے جہاں احمدی افراد موجود ہیں تو مغربی پاکستان میں

ڈیڑھ ہزار کے قریب جماعتیں ہیں

اور ان کی تربیت کے لئے ہمارے پاس ساٹھ ستر مربی ہیں۔ اب آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ ساٹھ ستر مربی ان جماعتوں کی کس طرح تربیت کر سکتے ہیں۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ہمارے یہ مربی سو فیصدی کام کرنے والے ہیں تب بھی وہ ان جماعتوں کی تربیت نہیں کر سکتے۔ یہ ان کے بس کی بات نہیں۔ پھر ہمارے نظامِ تربیت یعنی مربیوں کے نظام میں بھی بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں جماعت کی تربیت والا پہلو ہمیں بھولا رہا جماعت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔

تربیت کے سلسلہ میں

اس غفلت کا نتیجہ

آج ہم بھگت رہے ہیں۔ قرآن کریم کے انوار کو پھیلانے کی ذمہ داری ہمارے سپرد تھی۔ ہم نے اس سے غفلت برتی اور اس کے نتیجہ میں ہماری روحانی ترقی بہت پیچھے جا پڑی۔ آج مغربی پاکستان میں ہماری جماعتیں ایک ہزار نہیں بلکہ ڈیڑھ ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ ہونی چاہئے تھیں لیکن جب ہم قرآن کریم سے غافل ہوئے تو قرآن کریم کی برکتیں بھی ہم سے جاتی رہیں ہم ان سے محروم ہو گئے اور ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ قرآن کریم کی برکتیں تو ہمیں تبھی مل سکتی ہیں۔ جب ہم قرآن کریم سے غافل نہ ہوں۔ ہم اسے ہر وقت اپنے سامنے رکھنے والے ہوں۔ اپنی زندگی میں اسے مشعلِ راہ بنانے والے ہوں۔ اگر ایسا ہو تو پھر قرآن کریم کی برکتیں ہمیں حاصل ہوں گی اگر ہم ایک چشمہ پر بیٹھے ہوں لیکن اس چشمہ کی طرف ہماری پیٹھ ہو اور ہمارا منہ ریگستان کی طرف ہو تو ہم اس چشمہ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے چشمہ سے پانی پینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس چشمہ کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے برتن کو گند سے اور ہر اس چیز سے جو پانی کے سوا ہے۔ اور وہ ہمارے لئے مفید نہیں خالی کریں تبھی ہم اس برتن کو پانی سے بھر سکتے ہیں۔ اور اسے پی سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے دلوں کے برتن غیر اللہ انوارِ قرآنیہ کے سوا دوسری چیزوں سے پر ہوں تو اللہ تعالیٰ کے اور انوارِ قرآنیہ کے لئے ان میں کوئی جگہ نہیں ہوگی۔

غرض ہم نے (آپ جماعت کہہ لیں۔ مرزا ناصر احمد کہہ لیں یا صدر انجمن احمدیہ کہہ لیں) بہرحال غفلت ہوئی ہے۔ اور

جماعت کا ایک حصہ سست ہو گیا ہے

اور باقی ساری جماعت کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کروں اور اسی سلسلہ میں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں مجھے پانچ ہزار واقف چاہئیں اور واقف بھی ایسے ہوں جو طوعاً اپنی مرضی اور خوشی سے سال میں دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں ورنہ اگر ضرورت کا احساس اسی طرح شدت اختیار کر گیا تو شاید کوئی وقت ایسا بھی آجائے جب اس تحریک کو طوعی نہ رکھنا پڑے بلکہ اسے جبری تحریک قرار دے دیا جائے اور ہر احمدی کا یہ فرض قرار دے دیا جائے کہ وہ جس طرح اپنی آمد کا سولہواں یا دسواں حصہ دین کے لئے دیتا ہے۔ اسی طرح اپنی زندگی کے ہر سال میں سے پندرہ دن یا چھ ہفتے وقف عارضی کے لئے بھی دے تاکہ قرآن کریم کی اشاعت صحیح رنگ میں کی جائے اسی طرح جماعتوں کی تربیت بھی صحیح طور پر کی جا سکے۔

زمانہ بدلتا ہے اسی طرح

حالات بھی بدلتے رہتے ہیں

ہماری ایک جماعت کسی زمانہ میں بڑی ہی مخلص تھی! اس میں پڑھے لکھے آدمی موجود تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی تھے۔ اور وہ جماعت بڑی مخلص تھی لیکن اس وقت اس کی یہ حالت ہے کہ یا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو صحابہ تھے وہ فوت ہو گئے۔ پڑھے لکھے لوگ اس گاؤں کو چھوڑ کر باہر ملازمتوں کے سلسلہ میں چلے گئے۔ آج وہاں ایک بھی ایسا پڑھا لکھا آدمی موجود نہیں جو آگے ہو کر نماز ہی پڑھا سکے۔ اب ایسی جماعت نے بہرحال کمزور ہونا تھا۔ بڑی عجیب بات یہ ہے کہ نہ تو مربی نے اور نہ امیر ضلع نے مرکز کو کبھی توجہ دلائی۔ کہ اس جماعت کا یہ حال ہے! اس کی طرف توجہ کی جائے۔ اگر

وقفِ عارضی کے نتیجہ میں

ہمیں اس جماعت کی حالت کا علم نہ ہوتا۔ تو پانچ چھ سال اور گزرنے کے بعد ہمارے کاغذوں اور رجسٹروں میں سے بھی اس جماعت کا نام مٹ جاتا۔ اور کسی شخص کو یہ علم نہ ہوتا کہ وہاں کوئی احمدی ہے یا نہیں چندہ لینا اصل چیز نہیں۔ گو جماعت کے افراد کے لحاظ سے مالی قربانی بھی اصل چیزوں میں سے ہے لیکن ہمارے لئے اصل چیز یہ ہے کہ دین اور اسلام کی روح ان کے اندر پیدا ہو اور ان کے دلوں میں بڑی شدت سے یہ احساس پیدا ہو کہ ان کو جگایا جائے کہ بندہ خدا تعالیٰ کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس کی پیدائش کی غرض خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا کا حصول ہے اس لئے تم دنیا کے کیڑے نہ بنو بلکہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اور اس کا قرب حاصل کرو۔ اس کی رضا کو حاصل کرو۔ اور اس کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

جس جماعت کا میں نے ذکر کیا ہے

ممکن ہے کچھ عرصہ اور اس کا نام ہمارے رجسٹروں میں رہتا۔ کچھ نہ کچھ چندہ وہاں سے آتا رہتا۔ اور ہم سمجھتے کہ وہاں جماعت قائم ہے لیکن اگر وہ چندہ دینا بند کر دیتے تو کسی کو پتہ بھی نہ تھا کہ ایک جماعت مٹ رہی ہے گو ابھی وہ جماعت مری نہیں کیونکہ وقف عارضی کے نتیجہ میں اصل بیہوشی اور غفلت دور ہو گئی ہے اور اس میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں اور مجھے امید ہے انشاء اللہ تو قع ہے کہ اس جماعت میں زندگی کے آثار ہی نمودار ہونگے بلکہ اس کی ترقی کی صورت بھی نکل آئے گی۔ جو واقف وہاں گئے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اگر وہاں کوئی مربی رکھ دیا جائے یا واقفین عارضی کے مختلف گروہ وہاں آتے رہیں تو وہاں یہ علاقہ دوبارہ مضبوط ہو سکتا ہے گویا واقفین عارضی کے وہاں جانے سے پہلے اس جماعت کے مرنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور اب ان کے جانے کے بعد نہ صرف اس کی زندگی بلکہ اس کی ترقی کے سامان بھی نظر آنے لگ گئے ہیں۔

پس جماعت یا تو مجھے

ایک ہزار (۱۰۰۰) مربی دے

(یعنی ایک ہزار بچے آج مجھے دیدے جنہیں تربیت دیکر مربی بنایا جائے) اور یا ضرورت کے مطابق واقفین عارضی مہیا کرے۔ اگر آپ مجھے آج ایک ہزار بچے دیدیں گے تو میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ان ایک ہزار بچوں کی تربیت اور تعلیم کا سامان بھی مجھے دیدے گا لیکن ان کی تیاری پر بھی وقت لگے گا یعنی جب تک وہ نو سالہ کورس پورا نہ کریں۔ یا اگر وہ میٹرک پاس ہوں تو گیارہ سال اگر چھوٹے ہیں تو تیرہ سال کا عرصہ ان کی تربیت کا گذر جائے۔ اس وقت تک عارضی واقفین کی ضرورت رہے گی۔ کیونکہ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم اس قسم کی کمزور جماعتوں سے جس کا ذکر میں کر چکا ہوں غفلت برتیں اور میرے لئے یہ ناممکن ہے کہ میں چپ ہو کر بیٹھ جاؤں اور ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی کے دن گزاروں کہ کہیں مجھ پر خدا تعالیٰ کا غضب نازل نہ ہو۔ اس لئے کہ میں اس قسم کی جماعتوں کو جگانے کا انتظام نہیں کر رہا۔ اگر آپ مجھے واقفین نہیں دیں گے یا خود وقف کیلئے آگے نہیں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کوئی اور سامان پیدا کر دے گا لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کیوں محروم ہو رہے ہیں۔

پس میں آج پھر جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے

کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے

جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جو واقفین عارضی وقف کی تحریک کے ماتحت باہر گئے ہیں۔ ان میں ہر عمر اور علمی معیار کے لوگ شامل تھے۔ اور ان میں سے زیادہ تر کا تاثر یہ ہے۔ کہ بڑی کثرت کے ساتھ انہوں نے استغفار اور لاحول پڑھا یعنی ان کے دل کے اندر یہ احساس اجاگر ہوا کہ ہم نے غفلت میں دن گذارے ہیں۔ ہم سے بہت سی کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ اسلئے ہمیں استغفار کرنا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کو معاف کر کے ہمیں اپنی چادر میں ڈھانپ لے۔ دوسرے یہ جو ذمہ داری کا کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کو نباہنے کے ہم قابل نہیں۔ اس میں ہم نے کبھی توجہ نہیں کی تھی نہ ہم نے جماعت کا لٹریچر پڑھا تھا اور نہ ہم نے دعائیں کی تھیں۔ اس لئے ہم سے یہ کام اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت

ہمیں حاصل نہ ہو۔ جب تک ہم اللہ تعالیٰ سے ہی قوت نہ ملے۔ اسلئے انہیں استغفار اور لاحول پڑھنا پڑھا اور لاحول یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے مغفرت کے بعد قوت حاصل کرتا ہے وہ استغفار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے اے اللہ مجھ سے جو گناہ ہو چکے ہیں۔ تو مجھے معاف کر اور مجھے اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے۔ اور آئندہ بھی گناہ سے بچا۔ اور پھر کہتا ہے اب مجھے کچھ کرنے کی توفیق بھی دے۔ جب گناہ معاف ہو جائیں تو اگلا قدم انسان کا یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ کہ وہ اس کی ترقی کے سامان پیدا کرے وہ دعا کرے کہ اے اللہ ہم بدعمل تھے تو نے ہماری بداعمالیوں پر اپنی مغفرت کی چادر ڈال دی۔ ہم لاشئی محض ہیں۔ ہم میں کوئی قوت نہیں تو ہمیں قوت عطا کر کہ ہم تیرے راہوں پر دوڑنے لگ جائیں۔ اور تجھ سے قریب سے قریب ہوتے چلے جائیں۔ غرض ہر واقف کو اپنے وقف کے عرصہ میں

یہ احساس بڑی شدت کے ساتھ ہوا

کہ اُسے استغفار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس نے اپنی زندگی کے دن بڑی غفلت میں گزارے ہیں۔ اور پھر اُسے خدا تعالیٰ سے طاقت بھی مانگنی چاہیئے کہ اس کی دی ہوئی طاقت کے بغیر ہم اس قسم کے دینی کام نہیں کر سکتے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فضلوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا بعض جگہیں ایسی بھی ہیں کہ جب وہاں واقفین عارضی پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ بعض غیر از جماعت دوستوں کو خوابوں میں بڑے زور کے ساتھ تلقین کی گئی۔ اور انہیں متوجہ کیا گیا کہ جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعوے میں سچے اور حق پر ہیں۔ تم اس جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ ان خوابوں کے ذریعہ بعض بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔

بہرحال

جب آپ قرآن کریم پڑھائیں گے

تو بہت سارے غیر از جماعت بچے بھی قرآن کریم پڑھنے کے لئے آجائیں گے اس طرح بہت سی غلط باتیں جو ہماری جماعت کے متعلق مشہور ہو گئی ہیں۔ خود بخود ان کے دلوں سے دور ہو جائیں گی۔ کیونکہ آپ کا عمل ایک زبردست دلیل ہوگا۔ وہ لوگ سمجھیں گے۔ کہ کہا تو جاتا تھا کہ یہ لوگ قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے اور عملاً ہم دیکھ رہے ہیں کہ صرف یہی لوگ ہیں جو قرآن کریم پڑھانے اور سکھانے کے لئے اپنے خرچ پر دور دراز سے آتے ہیں۔ اور پھر یہ کام بھی بڑے شوق سے کر رہے ہیں یہ بیگار نہیں کاٹ رہے۔ بلکہ چوبیس گھنٹے کام کر رہے ہیں۔ غرض

وقف عارضی کی سکیم

کے بہت سے فوائد ہیں جن کی تفصیل میں اس وقت نہیں جا سکتا۔ ہاں میں پھر تاکید سے ضرور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے سال کے دوران کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے۔ اگر دس ہزار واقفین مل جائیں تو اور بھی اچھا ہے۔ تاہم جماعت کو قرآن کریم پڑھا سکیں۔ اس کی ایسی تربیت کر سکیں کہ وہ قرآن کریم پر عمل کرنے والی ہو۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو حاصل کرنے والی ہو جو قرآن کریم پڑھنے قرآن کریم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں آج ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ اور جو جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض ہے۔ اور تاہم تمام دنیا میں

اشاعت قرآن اور غلبہ اسلام

کے فریضہ کو جو ہم پر عائد کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کامیاب طور پر پورا کرنے والے ہوں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل کے ساتھ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

میرے چچیرے بھائی مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب ابن حضرت مولوی سید عبد الرحیم صاحب کشفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارسابق مبد بائی امیرالی دونوں ذیابطیس بواسیر اور موتیا بند سے تکلیف میں ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ اس پیرانہ سالی صحابی۔ درویش بھائیوں اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں آنمکرم کی صحتیابی کے واسطے درخواست دعا ہے۔

نیز میرا لڑکا میاں سید مبشر احمد کا پہلا ڈاکٹری امتحان ر Examination ؟ آئندہ دسمبر میں ہونا ہے۔ میاں موصوف کی کامیابی کے واسطے بھی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و نصرت ہمیشہ کے شامل حال رہے۔ طالب دعا احقر فضل الرحمن عفی عنہ قائمقام امیر اڑیسہ۔

چیف منسٹر جناب گیانی گورمکھ سنگھ صاحب کی قادیان میں تشریف آوری

(بقیہ صفحہ اول)

آزاد ہو چکا ہے۔ اپنے اہل وطن ہی سربراہ مملکت ہیں۔ اپنے وزیر اعظم۔ اپنے چیف منسٹر۔ اپنے وزراء۔ افسران اپنے ہیں تو محبت۔ عقیدت اور خوشی و مسرت سے دل اُمڈا آتا ہے۔ اب ہمارے درمیان ہر آنے والا ہمارے دل کا ہی ٹکڑا ہے یوں سمجھتے ہیں کہ گویا ہمارے خیالات کی ترجمانی کرنے آیا ہے

جناب گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر جب کہ پنجاب پردیش کانگریس کے صدر کے چناؤ کے وقت ہم سے ملے تھے تو ہم نے ان کو اس وقت بھی بہت خلوص سے پیش آنے والا۔ بہت محبت کرنیوالا۔ سادہ طبیعت لیکن صد درجہ فراست و سیاستدان پایا۔ اور اگرچہ عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ صرف چناؤ کے موقعہ پر ہی الیکشن لڑنے والے خلوص اور محبت کا اظہار کرتے ہیں بعد میں نہیں مگر ہم نے صدر پردیش کانگریس کے چناؤ کے بعد پھر چیف منسٹر پنجاب بن جانے کے بعد بھی جناب گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر میں ویسا ہی پیار و محبت بلکہ پہلے سے زیادہ ہی پایا ہے۔

ہمارے معزز مہمان عرض خدمت ہے کہ آپ جس مقدس بستی میں آج جلوہ افروز ہیں۔ اگرچہ اس کی ظاہری شان و شوکت کچھ نظر نہ آرہی ہو لیکن اس کا تقدس اور عظمت و شہرت اس لحاظ سے ہے کہ اس بستی میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ جو تمام دُنیا کے لئے محبت و پیار اور امن کا مشن لے کر آئے ہیں کوئی سیاسی یا دنیاوی عزت مقصود نہیں۔ بلکہ اس مشن کا قیام دنیا کو امن دلانا اور تمام اقوام عالم میں پیار و محبت کی فضا پیدا کرنے کی غرض سے ہے۔ جماعت کا مسلک یہ ہے کہ ہم سیاسیات میں زیادہ نہیں اُلجھتے۔ ہم بغیر ذاتی مقاصد کے حصول اور دنیوی منفعت حاصل کئے بغیر خلوص دل سے حکومت کے وفادار ہیں۔ افسران سے تعاون کرتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے حالات میں بھی غیر مسلم احباب نے بہت محبت اور سلوک کا مظاہرہ کیا حکومت کے افسران نے بھی ہماری حفاظت اور سہولت کا خیال رکھا۔ یہ

ہمارے نیتاؤں اور لیڈروں کی تعلیم و تلقین کا نتیجہ ہے کہ ملک میں تمام مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور سیکولرزم کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

اپنے علاقہ کے بہترین نمائندہ جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل اے قادیان کا بھی ذکر کیا۔ اور وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ان کا اپنے علاقہ میں بہت رسوخ ہے۔ تمام لوگ ان کے عقیدت مند ہیں۔ ان کو آئندہ الیکشن میں کانگریس کا ٹکٹ دیتے ہوئے خدمت کا موقعہ دیا جائے۔ اس کی وجہ سے کانگریس کا وقار بڑھے گا۔ دوست دشمن سب ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سب علاقہ کے لوگ اور احمدی آپ کے ممنون ہوں گے۔ ہمارا دعا پر یقین ہے ہم آپ کی اقبال مندی کے لئے دعا کریں گے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ دعا کے متعلق فرماتے ہیں:۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

یہ مقدس بستی ہے۔ اور جہاں ہم جلسہ کر رہے ہیں۔ اس کے پاس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مقدس مقبرہ ہے۔ ہم آپ کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے۔

نیز فرمایا کہ ہم آپ کے احسان مند ہیں کہ آپ نے ہماری درخواست پر پاکستانی قافلہ کے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے آمد کے موقعہ پر خود بارڈر پر تشریف لے جا کر ان کا استقبال کرنے۔ انہیں دوپہر کا کھانا پیش فرمانے اور انہیں بسوں کے ذریعہ بارڈر سے قادیان پہنچانے اور واپسی کا انتظام کرنے کا پروگرام مرتب فرمایا ہے ہم آپ کے پیار و محبت اور لطف و شفقت کے بھوکے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور لالچ نہیں۔

محترم چوہدری مبارک علی صاحب کی تقریر کے بعد جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی خدمت میں مائیک پر تشریف لا کر اظہار خیال کے لئے درخواست کی گئی۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کہ جناب گیانی صاحب صدر پردیش کانگریس بننے پر بھی سب سے پہلے قادیان ہی تشریف لاتے ہیں۔ جس کے لئے ہم ان کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ محترم چودھری مبارک علی صاحب نے کچھ میرا بھی اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے۔ اگر وہ مجھ سے پوچھ لیتے۔ تو میں کہتا ایسا معاملہ نہ چھیڑو۔ گیانی صاحب نے تو پہلے ہی مجھے ٹکٹ دینے کا وعدہ فرما لیا ہے اور چونکہ احمدیہ جماعت کے پروگرام کے بعد سکھ

نیشنل کالج میں بھی پروگرام ہے جو ہمارا اپنا ہی ہے اور ابھی علاقہ کے آتے ہوئے لوگوں سے بھی چیف منسٹر صاحب نے باتیں کرنی ہیں۔ اس لئے میں زیادہ وقت نہیں لیتا اور شکریہ ادا کر کے تقریر ختم فرما دی۔

محترم امیر صاحب مقامی نے اس کے بعد جناب گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر چیف منسٹر پنجاب کی خدمت میں حاضرین کو خطاب کرنے کی درخواست کی۔ جناب گیانی صاحب مائیک پر تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے سرکردہ اراکین و حاضرین۔ مجھے اس پاک استھان میں آکر خوشی ہوئی ہے کیسی کا بھی کوئی پوتر استھان ہو۔ سب کو ہی قابل تعظیم سمجھا جاتا ہے۔ اس استھان کی مٹی اس مقدس وجود کی یاد دلاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ بھی باعث تقدس سمجھی جاتی ہے اور اس شعر کے ذریعہ اپنے جذبات کی ترجمانی کی

جمال ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اس خوشی کا اظہار کرنے کے بعد بتلایا کہ میں اس جگہ اطمینان محسوس کرتا ہوں۔ مجھے اپنی عمر گذشتہ کے ایام یاد آتے ہیں۔ جہاں میں پیدا ہوا۔ پرورش پائی۔ جب ہم کانگرس کا پرچار کرتے تھے۔ تو مسلمانوں کو بھی خطاب کرنے کے مواقع میسر آتے تھے۔ اس زمانہ میں قرآن مجید کی بہت سی پاک آیات بھی یاد تھیں مگر اب بھول گئی ہیں یہاں میں ایسی جگہ آیا ہوں جہاں مختلف عقیدہ و خیال کے لوگ بیٹھے ہیں۔ ایک شعر ہے

جہاں میں اختلاف رنگ بو سے بات بنتی ہے
ہمیں ہم ہیں تو کیا ہے اور تمہی تم ہو تو کیا ہے

یہ سب لوگ جو اکٹھے بیٹھے ہیں۔ اس بات کا ثبوت ہیں کہ بھارت سیکولر ملک ہے۔ احمدیہ جماعت کا ہونا اور خوش و خرم رہنا بھی سیکولرزم کی زندہ مثال ہے۔ آپ نے بتایا کہ آزادی کے بعد ملک کے لئے سیکولر حکومت کا نظام دراصل پنڈت جواہر لال نہرو نے بنایا ہے۔ آپ نے اس وقت یہ ایسی بات کی۔ جس سے یہ اثر ہوا کہ اس ملک میں ہر مذہب کو پھولنے پھلنے کے مواقع ہیں۔ اور ان کے پیروکاروں کو ہر لحاظ سے مذہبی آزادی حاصل ہو گی۔ پس دراصل ہمارے ملک کو پنڈت نہرو نے ہی سیکولر بنیادوں پر قائم کیا ہے اگر یہ سیکولر ملک نہ ہوتا تو دنیا میں اتنا مقبول نہ ہوتا اس ملک نے سیکولر نظام کی طرف دنیا کی راہنمائی کی ہے۔ پاکستان کا دوسرا دستور علیحدہ ہے افغانستان کا علیحدہ ہے دونوں مسلمان ملک ہیں۔ اور افغانستان زیادہ ہی اپنے اصولوں پر قائم ہونے کی وجہ سے سچے مسلمان سمجھے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود افغانستان کا رجحان پاکستان کی طرف نہیں بلکہ ہندوستان کی طرف ہے کیونکہ جیسی صدی میں سیکولر نظام کو ترجیح دیجاتی ہے۔ افغانستان کے وزیر اعظم دہلی آئے تو اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے پنڈت نہرو کے باغ میں آکر روحانی خوشی ہوئی ہے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کیونکہ یہ سب کا سانجھا ملک ہے۔ پنڈت جواہر لال کی اتنی قدر تھی کہ انڈونیشیا کے صدر سیکارنو دوسرے ممالک کو چھوڑ کر مشورہ کیلئے دہلی آیا کرتے تھے۔

عرب ری پبلک کے صدر ناصر کا پیار پنڈت نہرو سے تھا سویز کے جھگڑے کے وقت پنڈت نہرو نے جارحیت کے خلاف اور مصر کے حق میں نعرہ لگایا تھا۔ اس وجہ سے عرب سے تعلقات اچھے ہیں۔ اور اسلامی ممالک کا پیار دراصل پنڈت نہرو ہی نے جیتا ہے! اور اس کا کارن یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے ملک کیلئے سیکولر دستور بنایا

مجھے یہ معلوم کر کے اور خود بھی دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ قادیان بسنے والے تمام ہندو۔ سکھ اور مسلمانوں میں پیار و محبت کی فضا قائم ہے۔ یہ پیار و محبت کا یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ ہر طرح ہم مسلمانوں احمدیوں کا خیال رکھینگے۔

آپ نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ سے میرے پرانے تعلقات ہیں۔ کبھی ذکر اذکار میں گیانی عباد اللہ سے بحث کرتا رہا کرتا تھا۔ گیانی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ گورو نانک ساڈا ہے سکھ دوست کہا کرتے تھے کہ گورو نانک ساڈا ہے۔ میں اس بحث کو یہ کہکر ختم کیا کرتا تھا کہ سکھ بھائیوں کو تو خوشی ہونی چاہیئے کہ دوسرا بھی تمہارے گورو کو اپنا گورو کہتا ہے اور اس طرح درا صل وہ تمہارے گورو کی عزت کرتا ہے پس اس میں ناراضگی کی کونسی بات ہے۔

آپ نے آخر میں فرمایا کہ وقت تھوڑا ہے میں سب دوستوں کا بیحد مشکور ہوں۔ میں سب دوستوں کو دیکھ کر خود بھی خوش ہوں اور اس وجہ سے زیادہ خوش ہوں کہ احمدی اس سیکولر حکومت میں خوش ہیں۔ ہمیں ہماری اس سے زیادہ کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ تمام اقلیتیں ملک میں رہ کر خوش ہیں۔ جس قدر ہم تمام مذاہب اور اس کے پیروکاروں میں پیار بڑھتا رہے گا۔ ہمارا سیکولر ملک بھی بڑھتا رہے گا۔ اور اسلامی ممالک اور دنیا میں ہمارا وقار بڑھے گا۔

جناب چیف منسٹر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے جناب چیف منسٹر اور باہر سے آتے ہوئے [illegible] ضلع و دیگر حکام اور افسران اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا فرمایا۔ اور آئندہ الیکشن میں جماعت کی طرف سے کانگریس کو کامیاب بنانے کے لئے پورے تعاون کا یقین دلایا اور فرمایا کہ ہمارے تمام ووٹ کانگریس کو پڑینگے ہی بلکہ علاقہ میں جماعت احمدیہ کا اثر و رسوخ ہے اسکے ذریعہ کانگریس کو الیکشن میں کامیاب کرنے کے لئے ہر ممکن تعاون دیا جائیگا۔ اس موقعہ پر جلسہ کے اختتام پر معزز مہمانان اور علاقہ کے شریک جلسہ ہونے والے معززین اور قادیان کے باشندوں کو ٹی پارٹی دی گئی۔ جس کے بعد احمدیہ محلہ میں یہ پُر رونق اور پیار و محبت بڑھانے والی تقریب ختم ہوئی۔ جلسہ سے فارغ ہو کر جناب چیف منسٹر صاحب و دیگر احباب سکھ نیشنل کالج کی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں چھ بجے شام پنڈت جواہر لال نہرو کی تصویر کی نقاب کشائی اور جلسہ کی کارروائی [illegible] جاری تھی۔

— ✻ —

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند میں مرکزی وفد کا مالی و تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ ۲)

گھنٹہ قبل احمدی بچوں اور بچیوں کو دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ہمارے وفد کی رہائش کا انتظام محترم پی عبدالرحیم صاحب برادر محترم مولوی پی عبداللہ صاحب فاضل کے مکان پر کیا گیا۔ جنہوں نے ہماری سہولت اور آرام کا خیال رکھا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

روانگی برائے کینانور

ہمارا وفد ۱۷ راکتوبر کی صبح کو کینانور کے لئے روانہ ہوا۔ اور اسی روز قبل دوپہر کینانور پہنچا۔ محترم پی عبداللہ صاحب فاضل نے باوجود علالت طبع کے ہمارے ساتھ رفاقت فرمائی۔ کینانور میں محترم مولوی صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ملیالم زبان میں دوستوں کو مالی وفد کی آمد اور مالی قربانی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی روز بعد نماز مغرب مقامی جماعت کا اجلاس ہوا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ مستورات نے بھی شرکت کی۔

کوڈالی اور کڈلائی کی جماعتوں کے بعض عہدیداران نے بھی اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ اس اجلاس میں بھی خاکسار اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب کی تقریروں کا ترجمہ کرنے کے فرائض صدیق امیر علی صاحب اور مکرم مولوی پی عبداللہ صاحب فاضل نے سرانجام دیئے۔ اجلاس کے اختتام پر آئندہ مالی سال کا بجٹ تیار کیا گیا۔ اور فضل عمر فنڈ اور درویش فنڈ کی تحریکات میں احباب جماعت سے وعدے حاصل کئے گئے۔

جماعت کوڈالی و کڈلائی

اگلے روز جماعت احمدیہ کوڈالی اور جماعت احمدیہ کڈلائی کے دوستوں کی خواہش کے مطابق علی الصبح ان ہر دو جماعتوں میں راستے کی مشکلات اور وقت کی سہولت کے پیش نظر بذریعہ ٹیکسی جانے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ہر دو جماعتوں میں مختصر قیام کر کے ان جماعتوں کے افراد کو مرکزی حالات اور ضروریات سے آگاہ کرتے ہوئے مالی کاموں کی تکمیل کی گئی۔ اسی روز رات کو ہم واپس کینانور لوٹے اور کینانور کے بجٹ اور وعدوں کی وصولی کی تکمیل کی گئی۔

ان ہر سہ جماعتوں کے اضافہ بجٹ لازمی چندہ جات فضل عمر فنڈ اور درویش فنڈ کی میزان حسب ذیل ہے۔ ۲۲۶/۔ روپے، ۲۲۹/۔ روپے اور ۱۴۲/۔ روپے بنتی ہے۔

جماعت احمدیہ کڈلائی، کینانور سے چند میل کے فاصلہ پر ساحل سمندر پر واقع ہے۔ جہاں چند تعلیم یافتہ مخلص احمدی نوجوان مقیم ہیں ان میں سے مکرم عبدالرحمن صاحب ایم۔ اے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کے اخلاص اور ایمان میں اضافہ فرمائے آمین

اسی جگہ احمدی مستورات کو بھی جماعتی کاموں، بیعت، پردہ کے متعلق مخاطب کرنے کا موقعہ ملا۔ نیز محمود احمد صاحب مالاباری معلم مدرسہ احمدیہ کینانور اور کڈلائی نے ان جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ہمیں ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس میں ان جماعتوں کی بعض ضروریات کے لئے مدد کی درخواست کی گئی تھی۔

ایڈریس کے جواب میں احباب جماعت کو بتایا گیا کہ جماعتوں کو اپنی مقامی ضروریات کے لئے خود ہمت کرنی چاہیئے۔ اگر ان کی پوری کوشش کے باوجود کوئی کمی رہ جائے تو پھر معاملہ معین صورت میں مرکز میں حسب قواعد پیش کیا جا سکتا ہے۔

اس وقت کوڈالی اور کینانور ہر دو جگہ بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے احمدی مدرسین کام کر رہے ہیں۔ ان کو مشورہ دیا گیا کہ وہ اپنے بچوں کو اردو زبان سے بھی کچھ واقفیت کرا دیں۔ تا کہ احمدی بچے اور بچیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ کی کتب سے فائدہ اٹھا سکیں۔

روانگی برائے جماعت کالیکٹ

مورخہ ۲۳ راکتوبر صبح کو ہمارا وفد کینانور سے کالیکٹ کے لئے روانہ ہوا۔ اور ہم قریباً بارہ بجے قبل دوپہر بذریعہ ریل کالیکٹ پہنچے۔ صوبہ کیرالہ میں یہ جماعت تعداد کے لحاظ سے دوسرے درجہ پر ہے۔ مگر تبلیغی و تربیتی اور تنظیمی لحاظ سے اول درجہ پر سمجھی جا سکتی ہے۔

ریلوے اسٹیشن پر محترم کے پی آسو صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ کی قیادت میں جماعت ہذا کے کافی افراد ہماری خوش آمدید کے لئے موجود تھے۔ ہم محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب فاضل مبلغ انچارج کے ممنون ہیں کہ باوجود طبیعت کی کمزوری کے اور ہمارے آرام اور رکنے کے مشورہ دینے کے وہ بھی ہمارے ہمراہ کالیکٹ تک تشریف لائے۔ اسی طرح مکرم عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتھن جو ایک مستعد تعلیم یافتہ نوجوان ہیں وہ بھی ہمارے وفد کے ہمراہ کالیکٹ تک تشریف لائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جماعت احمدیہ کالیکٹ اور کوڈیا تھور کی مصروفیات

جماعت کالیکٹ میں اسی روز بعد نماز عصر اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کا مشترکہ اجلاس کا پروگرام تھا۔ جو خاکسار کی زیر صدارت ہوا۔ اس موقعہ پر بچوں کو دینی تعلیم سیکھ کر اپنے اندر صلاحیت پیدا کرنے کے متعلق اور ان کے والدین کو تربیت اولاد کے متعلق حسب موقعہ نصائح کی گئیں۔

اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء جماعت کا اجلاس تھا۔ جس میں جماعتی ضروریات اور وفد کی آمد کی غرض بیان کرنے کے لئے خاکسار اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے جماعت کو مخاطب کیا۔ مولوی سراج الحق صاحب کی تقریر کا ترجمہ ملیالم میں مکرم عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتھن نے کیا۔ اور خاکسار کی تقریر کا ترجمہ محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب فاضل نے مقرر فرمایا۔ نیز خاکسار کی تقریر کے بعد محترم مولانا صاحب نے خود بھی احباب جماعت کو سلسلہ کی ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کا نمونہ دکھانے کے لئے تاکید فرمائی۔ بعد ازاں جماعت کا نئے مالی سال کا بجٹ لازمی چندہ جات نیز وعدہ ہائے فضل عمر فنڈ اور وعدہ جات درویش فنڈ کا کام کیا گیا۔ اور یہ اجلاس قریباً گیارہ بجے رات کو ختم ہوا۔

نقد وصولی چندہ جات کے تعلق میں جہاں سیکرٹری صاحب مال اور صدر جماعت کو توجہ دینے کی تاکید کی گئی وہاں جماعت ہذا کے قائد خدام الاحمدیہ مکرم اے۔ پی کنجاموصاحب سے بھی درخواست کی گئی کہ وہ مزید وعدے حاصل کرنے اور بالخصوص وصولی کے تعلق میں وقت دیکر تعاون فرمایا۔

کالیکٹ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی علاقہ میں کوڈیا تھور کی بستی ہے۔ جہاں کے دوستوں کی خواہش کے مدنظر مورخہ ۲۵/۱۰/۶۶ کو اس جماعت میں جانے کا پروگرام بنایا گیا۔ اس جگہ ایک درجن کے قریب احمدی آباد ہیں اس دور افتادہ جگہ پر جماعت احمدیہ کے احباب کو دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق کس طرح دور دراز کے آباد علاقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پھیلا کر اسکی ترقی کے خود سامان پیدا فرمائے ہیں۔

اس مختصر جماعت میں مبلغ ۔/۶۶۰ روپے اضافہ فضل عمر فنڈ ہوا۔ درویش فنڈ میں ۔/۶۰ روپے کے وعدے حاصل کئے گئے اور آئندہ سال کے بجٹ لازمی چندہ جات میں ۔/۲۷۳ روپے کا اضافہ ہوا۔ اور پونے دو صد روپے کی وصولی ہوئی۔

اس جماعت کے صدر جناب ایم۔ اے محمد صاحب اگرچہ ایک نئے احمدی ہیں مگر ان کا اخلاص اور قربانی کا جذبہ قابل قدر ہے اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کالیکٹ میں آل کیرالہ کمیٹی کی طرف سے ایک خاص اجلاس منعقد کیا گیا جس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کی وفات کی اطلاع ملنے پر ان کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ اور مکرم عبدالرحیم صاحب نے آل کیرالہ احمدیہ کمیٹی کی طرف سے ایک تعزیتی ریزولیوشن پیش کیا جس میں جماعت احمدیہ کے جلیل القدر مبلغ مولانا شمس صاحب مرحوم کے جماعتی صدمہ پر رنج و افسوس اور ان کے لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا گیا۔

نتیجہ امتحان
دینی معلومات ناصرات الاحمدیہ یادگیر

گروپ نمبر ۱

نام	نمبر
۱۔ عزیزہ بیگم بنت مولوی نعیم احمد صاحب مبلغ	۲۵
۲۔ امۃ العزیز بیگم بنت بشیر الدین احمد صاحب	۲۰
۳۔ نبیجہ بیگم بنت عبدالسلام صاحب بڈرجی مرحوم	۲۱
۴۔ سراج النساء بیگم بنت محمود حسن صاحب	۱۷
۵۔ آمنہ صدیقہ بنت محمد رحمت اللہ صاحب غزری	۱۲
۶۔ رحمت بیگم بنت عبدالسلام صاحب گجراتی	۹
۷۔ مبارکہ بنت عبدالرقیب صاحب	۱۰
۸۔ ہرورن بیگم بنت 〃 〃	۹
۹۔ سائرہ خاتون بنت عبدالسلام صاحب	۲۰

گروپ نمبر ۲

نام	نمبر
۱۔ فاطمہ بیگم رول نمبر ۳	۲۹ / ۵۰
۲۔ مبارکہ بیگم رول نمبر ۵	۲۸
۳۔ امۃ المتین بیگم نمبر ۱	۲۵
۴۔ شبنم طیبہ رول نمبر ۲	۲۹
۵۔ بشریٰ بیگم رول نمبر ۶	۳۰
۶۔ عزیزہ بیگم رول نمبر ۴	۲۴
۷۔ نعیمہ نکہت رول نمبر ۳	۲۶

رپورٹ سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد دکن

مرکز کی ہدایت کے مطابق مقامی ناصرات الاحمدیہ کو مکمل تیاری کروائی گئی۔ کثیر تعداد میں بہنوں کو شامل کرنے کے لئے اجتماع سے پہلے ہی لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اور ماہانہ اجلاس میں نیز جمعہ میں بھی ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کا اعلان کروایا گیا تھا۔

ناصرات الاحمدیہ کا یہ اجتماع ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام احمدیہ جوبلی ہال منعقد کیا گیا کارروائی کا آغاز ٹھیک ۴ بجے شام تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کا عہد نامہ دہرایا گیا۔ سب سے پہلے چھوٹے گروپ کا مقررہ عنوانات پر تقریری مقابلہ ہوا۔ ہر بچی کو تقریر کے لئے تین منٹ وقت دیا گیا تھا۔ بچیوں نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔ مندرجہ ذیل بچیوں نے امتیازی پوزیشن حاصل کی۔

اول عزیزہ نعیمہ بنت سیٹھ معین الدین صاحب
دوئم۔ وحیدہ بیگم بنت اکبر حسین صاحب
سوئم۔ عارفہ خانم بنت حبیب اللہ خان صاحب

اس کے بعد چھوٹے گروپ کا تلاوت قرآن مجید کا مقابلہ ہوا۔ ان کے مقابلہ کے لئے دوسرا پارہ یعنی سیقول مقرر کیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل لڑکیاں انعام کی مستحق قرار پائیں۔

(۱) عزیزہ منیرہ بنت مولوی سراج الحق صاحب ۔ اول
(۲) " قدسیہ بنت وحید اللہ بیگ صاحب ۔ سوئم
(۳) " وحیدہ بیگم بنت اکبر حسین صاحب سوئم

دوسرے نمبر پر بڑے گروپ کا مقررہ عنوانات پر تقریری مقابلہ ہوا اس گروپ کی ہر بچی کو تقریر کے لئے پانچ منٹ وقت دیا گیا۔

اس میں عزیزہ ناصرہ بیگم بنت سیٹھ معین الدین صاحب ۔ اوّل۔
عزیزہ نصرت بنت محمد صادق صاحب دوئم
اور عزیزہ ساجدہ بنت سید احمد صاحب نے سوئم پوزیشن حاصل کی۔

بڑے گروپ سا قرآن شریف کا مقابلہ تیسرے، چوتھے اور پانچویں پارے میں سے رکھا گیا تھا۔ اس مقابلہ میں مندرجہ ذیل لڑکیاں نمایاں رہیں:۔
عزیزہ ناصرہ بیگم بنت سیٹھ معین الدین صاحب اول
عزیزہ ساجدہ بیگم بنت عزیز محمد ظفر صاحب دوئم
امۃ الحفیظ بنت عبد الوحید صاحب انصاری سوئم۔

پروگرام کے اختتام پر خاکسارہ نے بچیوں کو حسب موقعہ نصائح کیں۔ اول۔ دوئم اور سوئم آنے والی بچیوں کو مبارکباد دی گئی۔ اور باقی بچیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ اور بتایا کہ بچیوں کو ہمت نہیں ہارنی چاہیئے بلکہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور آئندہ اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کرو۔ اجلاسوں میں باقاعدہ حاضر ہو۔

بچیوں کی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے اُن پر اپنی بچیوں کی اعلےٰ تربیت کی اہمیت واضح کی۔ اور بتایا کہ آئندہ اس قسم کے اجتماع ہوتے رہیں گے۔ جس کے لئے بچیوں کو تیار کرانا جہاں سیکرٹری ناصرات کا فرض ہے۔ وہاں ماں باپ پر بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں میں اس کا شوق پیدا کریں اور عہدیداران کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہوئے بچیوں کے اجتماع کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

آخر میں ایک بار پھر عہدنامہ دہرایا گیا۔ اور دعا کے بعد ناصرات الاحمدیہ کا یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع میں ممبرات کی حاضری تسلی بخش تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدہ امۃ الباری
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ دکن

---

۴۴ ۔ مجھے کروڑوں آدمیوں کو یہ احساس بنا سکتی ہے؟ خود ہم کو حیرت ہوتی ہے کہ اکثریت کا ذہن کیا سوچ رہا ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں اگر دنیا اور خود ہم یہ سمجھ لیں کہ ہندوستان میں گائے کو انسانوں پر برتری حاصل ہے اور یہاں کا فلسفہ یہ نہیں کہ گائے انسان کے لئے ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ انسان گائے کے لئے ہے تو پھر اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں رہتی۔ بہرحال ہمیں تو اس بات سے سخت تکلیف ہوتی ہے کہ ہندوستان کے تشددانہ واقعات نے باہر کی دنیا میں بہت برا اثر ڈالا ہے اور میں بتا چکا ہوں جب ایک دفعہ بنیاد دلیر ہی ہو جاتے تو اسے بحال کرنے میں کافی وقت لگتا ہے لیکن پہلا سوال تو یہ ہے کہ یہ عام تخریب کاری جو آج نظر آرہی ہے کب ختم ہوگی؟ یہ ختم ہو تو تلافی مافات کیلئے کوشش کی جاتے لیکن اگر ہندوستان نہ بدلا تو پھر سدھار کا سوال [illegible]

اخبار و آراء

ہندوستان در میزان

ہندوستان میں تشدد اور توڑ پھوڑ کے رنگ میں جو کچھ ہوتا رہا ہے بالخصوص دہلی میں پارلیمنٹ کے سامنے جو کچھ ہوا وہ اور بھی برا ہے۔ اس سے نہ صرف ہندوستان کی سیاست بدنام ہوئی بلکہ مذہب بھی داغدار ہوا۔ آج کی دنیا اگر الگ تھلگ ہوتی تو ہم بدتر سے بدتر واقعات کی پرواہ نہ کرتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم کہاں ہیں اور ہم بدکرداری اور بد اطواری میں کہاں تک جا سکتے ہیں لیکن آج کی دنیا یہاں کے واقعات سے اثر لیتی ہے اور اسے فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ ہم کیا ہیں اور ہمارا مستقبل ہمارے لئے کیا لاتا ہے۔ ہماری حکومت اور ہمارے ملک کا دانشور طبقہ بھی قوم کے بارے میں بہت کچھ محسوس کرتا ہے اور افسوسناک واقعات کے سامنے اس کی گردن شرم سے جھکی رہتی ہے البتہ حکومت اور ہندوستان کے مدبرین اپنی مایوسی کا اظہار یوں نہیں کرتے کہ ہم باہر کی دنیا میں زیادہ بے نقاب ہوں گے آخر ہمیں اپنا رکھ رکھاؤ بھی کرنا ہے اور قوم کو بھی سمجھنا ہے کہ ایسے واقعات سے بددل اور دلگیر نہ ہونا چاہیئے اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو گھر کے اندر ہی اپنی عزت خراب ہو جاتی اور باہر کی دنیا میں ہمارا منہ زیادہ کالا ہو۔

ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار مسٹر بھٹ متعین لندن نے یہاں کی لاقانونیت پر جو تاثرات لکھ کر بھیجے ہیں۔ اور وہاں کے اخبارات نے یہاں کے واقعات پر جو رائے ظاہر کی ہے اسے پڑھ کر دماغ کی چولیں ہل جاتی ہیں۔ ہم سوچتے ہیں کہ ہم کہاں تھے اور اب کہاں آ گئے ہیں۔ اور دنیا کس قدر ہمارا مذاق اڑا رہی ہے۔ نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کی لاقانونیت اور ہنگاموں پر برطانوی پریس اور ریڈیو نے جو تبصرے کئے ہیں وہ ان لوگوں کے لئے بھی دھچکا ثابت ہوتے ہیں جو ہندوستان سے دلچسپی رکھتے ہیں یا اس کے مستقبل سے امید لگائے بیٹھے ہیں ان اظہارات کو سخت حیرت ہوئی ہے کہ مقدس انسانوں کی رہنمائی میں ایک بڑے مجمع نے راجدھانی کے نظام کو تہ و بالا کر ڈالا۔ بعض کے خیال میں تو دلی کے واقعات ایسے ہیں گویا اس کے کسی حصہ پر بغاوتی حملہ ہوا ہو!

نامہ نگار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ تمام ملک میں طلباء کے ہنگامے آندھرا میں اسٹیل پلانٹ کے نام پر خونی فسادات۔ ٹرینوں کی تباہی اور ہندوستان کے ایک بڑے حصے پر قحط کا سایہ ان سب نے مل کر برطانوی باشندوں پر یہ اثر ڈالا ہے کہ گو حکومت نہ ٹوٹی ہو لیکن وہ بے اثر ضرور ہو گئی ہے۔ یعنی حکومت کا کوئی اثر نہیں رہا اور آنکھوں کے سامنے وہ سب کچھ ہوتا ہے جس کی توقع کسی نتائج ہی میں ہو سکتی ہے۔ ان خیالات نے نہ صرف قومی وقار کو خاک میں ملا دیا ہے بلکہ امن اور قانون کا سوال بھی پیدا کر دیا ہے اور اس سے بھی زیادہ یہاں کی جمہوریت بے نقاب ہو گئی ہے۔

یہ بات آپ شاید حیرت کے ساتھ سنیں گے کہ یہاں کے سنگین سے سنگین حالات سے ہم زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔ وجہ یہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی ہمیشہ ابتری اور بدنظمی میں گذری ہے۔ اور تشدد میں ہم ساری دنیا پر فوقیت لے گئے ہیں۔ لیکن باہر کے ملکوں کو یہاں کے واقعات پر بڑی حیرت ہوتی ہے کیونکہ وہاں کے لوگ نہ تو تشدد کے عادی ہیں اور نہ بدنظمی اور ہنگاموں کے۔ وہ لوگ تشدد کے وقت تشدد کرتے ہیں حتیٰ کہ انہوں نے دنیا کی دو جنگیں لڑیں۔ لیکن جب وہ جنگ لڑ چکے تو اپنی پوری زندگی کو ضابطہ میں لے آئے۔ یہ بات ان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتی کہ ہندوستان کے طلباء کسی پرنسپل کو برطرف کرنے کا مطالبہ کریں اور ایک بڑا ہنگامہ کھڑا کر دیں۔ یا آندھرا کے عوام اور طلباء اسٹیل پلانٹ لگانے کے لئے پورے نظام زندگی کو معطل کر کے رکھ دیں اور جو چیز سامنے آئے اُسے آگ لگا دیں۔ مگر ہندوستان کی زندگی میں یہ تمام غیر سماجی حرکتیں زندگی کے معمولات میں شامل ہیں اور چونکہ ہم ایسی باتوں کے ہمیشہ سے عادی رہے ہیں۔ اس لئے یہاں جو کچھ بھی ہو جاتے اُسے آسانی سے برداشت کر لیتے ہیں۔ بلکہ ایک لیڈر نے تو یہ بھی کہا ہے کہ طلباء کے ہنگاموں سے ہندوستان کی ترقی اور بیداری کا پتہ چلتا ہے یہ سن کے لوگوں نے جب یہ بات سنی ہوگی تو غش کھا کر گر پڑے ہوں گے۔

اگر باہر کی دنیا ان واقعات کو دیکھ کر ہماری جمہوریت سے مایوس ہو جاتے اور اس کا نام تماشہ ہو کہ ہندوستان کی کانگریسی حکومت کا پتہ [illegible] اقتدار کھو چکی ہے تو باہر والوں کے لئے ہمارے پاس کیا چیز باقی رہ جائیگی؟ ہم تو اب تک یہی ڈھنڈورہ پیٹتے رہے کہ ایشیا میں ہندوستان سب سے بڑا جمہوری ملک ہے اور سارے ایشیا میں صرف یہاں ہی جمہوریت کا کامیاب تجربہ ہو رہا ہے [illegible] ہمیں [illegible] ریڈیو کی نشریات سے ہی معلوم ہوتی [illegible] جمہوریت کے نام پر ہوا۔ [illegible]

حضرت فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ

میں

حصہ لینے والے احباب کی گیارھویں فہرست

بیشتر ازیں حضرت فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی دس فہرستیں اخبار بدر میں شائع کرائی جا چکی ہیں۔ اس کے بعد نظارت ہذا میں اس بابرکت تحریک میں جن احباب کی طرف سے وعدہ جات کی اطلاع موصول ہوئی ہے ان کی فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔

سرماہ کی پہلی تاریخ کو حضرت فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں اور وصولی کی ماہوار فہرست برائے ملاحظہ و دعا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ یہ وعدے جو تین سال میں وصول ہونے ہیں ان کا کم از کم ⅓ سالِ رواں یعنی سال اول میں وصول ہو جائے"

نیز فرمایا:۔

"مجھے یقین ہے کہ جماعت اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ر اپریل سے پہلے ایک تہائی سے زیادہ اپنے وعدے ادا کر دے گی"

امید ہے کہ احباب جماعت اور جدید احمدی اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں گے کہ پہلے سال میں وعدے کا ½ حصہ ادا ہو جائے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

مکرم عبد اللہ صاحب بڑشی نگر -/۶
" غلام رسول احمد صاحب " -/۶
" محمد عبد اللہ صاحب ؟ اخط " ۳/۰
" عبد الغنی صاحب ننائی " -/۶
" عبد الغفار احمد صاحب " -/۶
" غلام محمد صاحب بٹ " -/۳
" محمد رمضان صاحب ناتک " ۹/۰
" محمد ایوب صاحب فبر " -/۶
" شناء اللہ صاحب " -/۵
" شیخ عبد الغنی صاحب " -/۶
" غلام محمد صاحب عمر " ۶/۰
" عبد القادر صاحب محمد " -/۳
" عبد الغنی صاحب جسمایہ " -/۳
" محمد یعقوب صاحب گنائی " -/۶
" حبیب اللہ صاحب " ۶/۰
" بشیر احمد صاحب سبحانی " ۶/۰
" عبد العزیز صاحب اخط " ۳/۰
" ولی محمد صاحب پڈر " -/۱۲
" غلام احمد صاحب بانڈی " -/۳
" محمد عبد اللہ صاحب گنائی " -/۶
" حافظ الدین صاحب قادیان -/۱۰۰
" منشی حشمت اللہ صاحب بیک بیر مہاپنہ -/۴۰
" عبد الحمید صاحب " ۳۰/۰
" محمد بشارت احمد صاحب چنتہ اپور -/۳۰
" اے۔ ابو باشر صاحب الانور -/۱۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " " -/۳۰

اے۔ پی افتخار الدین صاحب ایم اے
الیوباسٹر صاحب -/۱۰
اے۔ پی نور الدین صاحب " " ۵/-
اے۔ پی شفیعہ صاحبہ بنت " " -/۵
اے۔ پی محمد اسمٰعیل صاحب ایم " " -/۴
مکرم کے محمد صاحب الانور -/۲۵
کے ابو بکر صاحب ایم " " -/۵
مکرم کے۔ آمو صاحب الانور -/۱۵
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " -/۱۰
" اہلیہ صاحبہ کے محمد صاحب " -/۵
بنت " " " " -/۵
مکرم ٹی کویا صاحب " -/۱۵
" ٹی کویاتی صاحب " -/۲۵
اہلیہ صاحبہ " " -/۱۰
ٹی محی الدین ایم " " -/۲۵
ٹی محمد صاحب " " -/۵
کنہا محی الدین صاحب ایم " " -/۵
سیف اللہ صاحب " " -/۵
بنت " " -/۵
مکرم نذیر احمد صاحب " ۵/۰
" پی۔ محمد صاحب " ۲۰/۰
مکرمہ بو امینہ صاحبہ " -/۳
" پہتی کٹی صاحبہ " ۳/۰
مکرم پی تنیاب صاحب " -/۲۵
" سی۔ ابو صاحب " ۱۰/۰
" کے محمد کٹی صاحب " -/۱۵

مکرم کے ابو رحیم صاحب الانور ۵/۰
" ابراہیم بالاڈ صاحب " ۵/۰
" سی ماجو صاحب " ۵/۰
مکرم سید بشارت حسین صاحب اڈیرن -/۲۵
" سید شمس الدین احمد صاحب " -/۱۰۰
" مولوی محمد عمر علی صاحب قادیان -/۶۰
" ننھے خاں صاحب ننگلہ گھنوں -/۱۰
" منشی خاں صاحب " -/۱۰
" میاں خاں صاحب " -/۱۰
طلعت جہاں صاحبہ بنت شاہ شکیل احمد صاحب گیا -/۱۰
مکرم سید مہربان الدین صاحب کیلا پنور -/۷۵
" مستری دین محمد صاحب ننگلی قادیان -/۱۰۰
" ماسٹر شمس الدین صاحب گاتھ -/۵۰
اہلیہ صاحبہ " " " -/۳۰
حسنہ بیگم صاحبہ بنت " " -/۲۵
مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب
حیدر آباد۔ اضافہ -/۴۰۰
" محمد اسمٰعیل صاحب " -/۱۰۰۰
" محمود احمد صاحب " -/۲۰۰
اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب " -/۱۰۰
والدہ صاحبہ " " -/۲۰
اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد معین الدین صاحب ۳۰/۰
اہلیہ صاحبہ اول محمود احمد صاحب ۳۰/۰
اہلیہ صاحبہ ثانی " " ۳۰/۰
اہلیہ صاحبہ محمد اعظم صاحب مرحوم -/۳۰
مکرم حسن محمد صاحب حیدر آباد ۹۰/۰
اہلیہ صاحبہ " " -/۱۸
مکرم عبد المغنی صاحب " -/۳۰
اہلیہ صاحبہ " " " -/۳۰
مکرم عبد الصمد صاحب " -/۳۰
" عبد الحفیظ صاحب " -/۳۰
" عبد المنان صاحب " -/۴۵
" راج محمد صاحب " -/۳۰
" خواجہ حسین محمد صاحب " -/۱۵
" شیخ محی الدین صاحب " -/۱۵۰
" حسن محمد صاحب عزیزی " -/۳۰

مکرم امتیاز حسین صاحب حیدر آباد -/۱۵۰
" محمد ابراہیم صاحب " -/۹
" بشیر احمد صاحب مدکوری " -/۳۰
" عاشق احمد صاحب " -/۱۵
" امیر احمد صاحب " -/۱۵
" عبد الکریم صاحب " -/۳۰
" عبد اللہ شریف صاحب " -/۳۰
" بنڈی بالا صاحب " ۳۰/۰
" غلام دستگیر صاحب " -/۳۰
" مبارک احمد صاحب " ۳۰/۰
" بشیر احمد صاحب غوری " -/۴۰
" محمد فخر الدین صاحب " -/۳۰
" محمد سلیمان صاحب " -/۱۵
" حفیظ اللہ شریف صاحب " -/۱۵
" محمد شمس الدین صاحب " -/۳۶
" سراج احمد صاحب " -/۵۰
" مولوی محمد عبد الحی صاحب " ۱۵۰/۰
" عبد الغفور صاحب " ۳۰/۰
" منصور احمد صاحب " -/۴۰
" رفیق احمد صاحب کمکیپ قادیان ۹۱/۰
" عبد الحق صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان -/۴۰
" ایم۔ محمد صاحب ایم۔ اے کنانور -/۱۰
" کے۔ پی محی الدین صاحب کنانور -/۶
" پی یکسن الدین صاحب -/۳
(باقی باقی)

(وِلادتیں)

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ $\frac{1}{66}$ ۲۶ کو تیسری لڑکی عطا فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عزیزہ نومولودہ کا نام منصورہ احمد رکھا ہے۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے عزیزہ نومولودہ کی صحت و عمر میں برکت دے۔ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار سعید احمد نائب ناظر بیت المال قادیان

۲۔ محترم حاجی فضل احمد صاحب ورویش کے لڑکے رحمت اللہ صاحب ساکن ضلع لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ $\frac{1}{66}$ ۲۲ کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

وصـــــــــــایا

نوٹ :- وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۵۲ میں عائشہ بی بی اہلیہ عزیز خاں صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینکال ڈاکخانہ نیا چنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائداد حسب ذیل ہے :-

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۸۲۵ روپے

۲- کان کے پھول طلائی وزنی ½ تولہ قیمت -/۱۰۰ روپے

۳- پاؤں کی کڑیاں و ہاتھوں کی چوڑیاں نقرئی وزنی ۲۶ تولہ قیمت مبلغ -/۱۰۴ روپیہ

کل جائداد کی قیمت مبلغ -/۱۰۲۹ روپیہ بنتا ہے۔ میں اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ میں کہیں سے ملے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامتہ عائشہ بی بی اہلیہ عزیز خاں ساکن پینکال ۲۱ ۸/۶۶

گواہ شد جمعہ خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینکال

گواہ شد عزیز خاں صاحب خاوند موصیہ پینکال

وصیت نمبر ۱۳۶۵۳ - میں رشیمہ بی بی زوجہ محمد جلال الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینکال ڈاکخانہ نیا چنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے :-

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۴۰۰ روپے

۲- کان کا پھول طلائی وزنی ½ تولہ قیمت -/۱۰۰ روپے

۳- کمر بند نقرئی وزنی ۲۶ تولہ قیمت -/۱۰۴ روپے

۴- پاؤں کی کڑیاں نقرئی وزنی ۲ تولہ قیمت -/۸۰ روپے

۵- بھیڑیں سولہ عدد قیمت -/۲۵۶ روپے

کل جائداد کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق مبلغ -/۹۴۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ دو صد روپے نقد بھی میرے پاس موجود ہیں جن کو ملا کر کل مبلغ -/۱۱۴۰ روپے ہو۔ قسم میں بھی اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مجھے کہیں سے ورثہ کے طور پر کوئی جائداد ملے تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میں اپنا حصہ جائداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گی۔

الامتہ رشیمہ بی بی اہلیہ محمد جلال الدین صاحب ساکن پینکال

گواہ شد جمعہ خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینکال ۲۱ ۸/۶۶   گواہ شد محمد جلال الدین صاحب خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۶۵۴ - میں توفینہ بی بی زوجہ غفور محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن پینکال ڈاکخانہ نیا چنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے :- ہار طلائی وزنی ½۱ تولہ - چوڑیاں نقرئی وزنی ۸ تولہ کل قیمت -/۴۰۰ روپیہ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں خاوند چونکہ فوت ہو چکا ہے اس لئے میرا مہر وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میں اس مذکورہ جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اور کوئی جائداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ میں کوئی جائداد ملے تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

الامتہ توفینہ بی بی بیوہ غفور محمد ۱۳ ۸/۶۶ - گواہ شد فصیح محمد گجراتی درویش قادیان حال پینکال ۱۳ ۸/۶۶ - گواہ شد جمعہ خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینکال۔

وصیت نمبر ۱۳۶۱۴ -

میں عمر الدین ولد محمد عمر صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

۱- میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔

۲- میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے سرمایہ دکان -/۵۰۰ روپیہ اس کے علاوہ میری اور منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔

میں اپنی اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس کے علاوہ مجھے اپنی دکان سے اندازاً -/۵۰ روپیہ ماہوار آمدن ہوتی ہے۔ اس آمد ماہوار کی بھی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

العبد عمر الدین دہلوی۔

گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۹۲ قادیان ۱۴ ۹/۶۶   گواہ شد شیخ محمد موصی نمبر ۱۰۰۲۹ قادیان ۱۴ ۹/۶۶

دین کے کاموں میں کبھی سستی نہ آنے دو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ

" قربانی کا اصل وقت وعدہ کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر لیتے ہو تو اب چھاتی تان کر پھر سکتے ہو کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں "

" یہ قحط کا زمانہ ہے مصائب کا زمانہ ہے آفات کا زمانہ ہے لیکن جس طرح ایک ماں اپنے آپ کو فاقہ رکھتی ہے لیکن اپنے بچے کو فاقہ نہیں آنے دیتی اسی طرح تم بھی دین سے ماں جیسی محبت کرو خود فاقہ کرو۔ لیکن دینی کاموں میں سستی نہ آنے دو "

وقف جدید کا مالی سال رواں ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے اور اب صرف چند دن ہی باقی رہ گئے ہیں۔ وہ احباب جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے ادا نہیں کئے انہیں چاہیئے کہ وہ حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد پر عمل کرتے ہوئے ایک نہیں اور اپنے عہد کو پورا کرنے کی سعی فرمادیں تا اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب احباب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

یہ مت خیال فرمائیے

کہ اگر آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے بلکہ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ سے ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار یا ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے پاس ہر قسم کے پُرزہ جات دستیاب ہیں۔

تار کا پتہ :- AutoCentre   فون نمبرز : 23 — 5222 ، 23 — 1652

آٹو ٹریڈرز نمبر ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders No. 16 Mangoe Lane Calcutta-1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
یاتیک من کل فج عمیق
الہام حضرت مسیح موعود
ویاتون من کل فج عمیق
ترجمہ:- تجھے دور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے
قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا پچھترواں
جلسہ سالانہ
بتاریخ:- ۴ر-۵ر-۶ر دسمبر ۱۹۶۶ء بروز:- اتوار- سوموار- منگلوار
تحقیق حق اور تعلیم اسلام و صداقت احمدیت معلوم کرنیکا
بہترین و نادر موقعہ
پیشوایان مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر
مقام اجتماع
محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور
حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے واعظان خطاب فرمائینگے
۱- اسلام میں خدا کا تصور بمقابلہ دیگر مذاہب
۲- حقیقی اسلام
۳- احمدیت کیا ہے۔
۴- قبولیت دعا کے شیریں پھل
۵- موجودہ عالمی بحران کا علاج
۶- ذکر حبیب علیہ السلام
۷- ہندوستان اور مسلمان
۸- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ
۹- اسلام میں حقوق انسانی کا تحفظ
۱۰- انسان اور مذہب
۱۱- احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی ذمہ داریاں
۱۲- خلافت کی برکات اور جماعت احمدیہ
۱۳- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خبر مصلح موعود کی پیشگوئیاں
۱۴- موجودہ ملکی و بین الاقوامی مسائل اور انکا حل مذہب میں
۱۵- ہمارا زمانہ ایک عظیم الشان مصلح کا متقاضی ہے۔
۱۶- اسلام اور خدمت خلق
۱۷- جماعت احمدیہ کی اہم تحریکات (نظام وصیت، تحریک جدید، وقف جدید، تحریک تعلیم القرآن، وقف عارضی، فضل عمر فاؤنڈیشن)
نوٹ:- (۱) پاکستان سے دو سو سے زائد زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے (۲) جلسہ کے دوران میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی (۳) ہمارا جلسہ سالانہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس کو مذہب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں (۴) مہمانوں کے قیام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں (۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا جائے گا۔ البتہ درمیانی دن عورتوں کا الگ پروگرام ہوگا۔
خاکسار:- مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب